خطبہ جمعہ

بعنوان

تعلیم میں میڈیا کا کردار

سلسلة منبر الحکمة

234

بتاریخ: 22 جنوری 2021

بمطابق: ٨ جمادی الثانیة ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

① ...... تعلیم کی اہمیت وضرورت
② ......بچوں کی دینی تعلیم وتربیت
③ ......میڈیا کا مثبت استعمال اور بچوں کی تعلیم وتربیت کے اصول
④ ......آن لائن تعلیم اور میڈیا
⑤ ......اسلامی مدارس میں میڈیا کے ذریعے تعلیم کا رجحان
⑥ ......دینی تعلیم اور اہل علم کو درپیش چیلنجز؛ آراء وتجاویز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقّ، لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا، وأشْھَدُ أن لَا إلٰہَ إلّا اللہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور:15]

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَھَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾ [الحجرات:06]

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [التحریم:6]

تمھید

میڈیا سے مراد وہ تمام ذرائع ابلاغ ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں، مثلاً: پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا وغیرہ۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں میڈیا کی اہمیت مسلم ہے۔ ٹیکنالوجی کی بدولت مختلف جدید ذرائع ابلاغ نے اس وسیع و عریض کرہ ارض کو ایک گلوبل ویلج میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ میڈیا نے انسان کو ہر ہر لمحے باخبر رکھنے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ گویا آج کا انسان میڈیا کا اسیر بن چکا ہے، انسانی قلوب واذہان وہی سوچتے ہیں جو میڈیا انہیں سوچنے کو کہتا ہے افراد واشخاص وہی دیکھتے ہیں جو میڈیا انہیں دکھاتا ہے۔

میڈیا دو دھاری دار تلوار کی مانند ہے، یہ اسلامی افکار ونظریات کو پھیلانے کا وسیلہ بھی ہے اور باطل خیالات کو عام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے کا ذریعہ بھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کے مقاصد اور مثبت استعمال کو مدّنظر رکھا جائے، ایسا نصب العین متعین کیا جائے جو اخلاقاً درست ہو اور شرعاً جائز بھی۔ آج ایسے میڈیا کی ضرورت ہے جس سے رب کریم کا یہ قانون نافذ ہو۔

﴿يٰـاَيُّهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ﴾ [الحجرات:06]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی بھی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کرلو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔''

☆......میڈیا کو مسلم معاشرے اور روایات سے ہم آہنگ کرنے اور ذرائع ابلاغ کے کردار و عمل سے آگاہی کے لیے نصابِ تعلیم میں تبدیلی، میڈیا کے مثبت استعمال اور اس کے مقاصد کو شاملِ نصاب کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

آج کے ارباب میڈیا اور نوجوان نسل کو صداقت، امانت اور دیانت کا سبق یاد دلانے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہایت اہمیت کا حامل ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ [الاحزاب:70]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔''

شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

تعلیم کی اہمیت وضرورت

یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ وہ کون سا علم ہے جس کو حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے؟ تو جان لیجیے! اسلام نے علم کو نفع بخش اور غیر نفع بخش کے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ نفع وضرر دُنیا اور آخرت ہر دو اعتبار سے ہے، مروجہ نظامِ تعلیم جو مادی دنیا کے حصول پر مشتمل ہے اور اسلام کے فلسفہ تعلیم میں یہی جوہری فرق ہے۔

❀......علم کی اہمیت اور مستقل ضرورت کے پیش نظر سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ))

''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے''

[صحیح] سنن ابن ماجہ: 224

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❀......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ))

''اللہ تعالیٰ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو فائدہ نہ دیتا ہو۔''

[حسن] سنن ابن ماجه: 3843

❀......امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس چیز کے ذریعے بھی رضائے الٰہی مطلوب ومقصود ہو'' سے مراد علم نافع ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی قربت اور خوشنودی تلاش کی جاتی ہے۔

جامع العلوم والحکم: 2/ 199

......علمِ نافع کے فضائل اور ثمرات:

علمِ نافع کے فضائل اور ثمرات سے متعلق چند احادیث ملاحظہ کیجیے:

❀......سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ))

''صاحبِ علم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسے ہی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی تمام ستاروں پر فضیلت ہوتی ہے۔''

[صحیح] سنن أبی داود: 3641 ۔ سنن الترمذی: 2682 ۔ سنن ابن ماجه: 223

......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ الْخَيرِ ، حَتّٰى نِينَانُ الْبَحْرِ))

''ساری مخلوقات خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتی ہیں، حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔''

[صحیح] صحیح الجامع: 3343 ۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 1852

❀...... سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهٗ أَجرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ))

''جو کسی کو علم سکھاتا ہے؛ اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے (اور) عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں ہوتی۔''

[حسن] سنن ابن ماجه: 240

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......فضائلِ علم سے متعلق اقوالِ سلف:

۞......سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

((اَلْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ))

''صاحبِ علم؛ روزے دار اور قیام و جہاد کرنے والے سے افضل ہے۔''

فهارس لسان العرب: 1/ 320

۞......سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَثَلُ الْعُلَمَاءِ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ ، يُهْتَدَى بِهَا))

''لوگوں میں اہلِ علم کی مثال ایسے ہی ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوتے ہیں، کہ جن کے ذریعے سے راہنمائی لی جاتی ہے۔''

أخلاق العلماء للآجری: 29

۞......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ))

''حصولِ علم؛ نفل نماز سے افضل ہے۔''

مدارج السالكين: 2/ 470

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت

❁ ...... بنیادی تعلیم کی ابتداء قرآنِ کریم سے کرنے کی وجہ سے بچے کا ذہن کھلتا ہے؛ جو دیگر تعلیم کے لیے بہت کارگر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔مشاہدہ ہے کہ قرآنِ کریم کا حافظ بچہ دیگر بچوں کی نسبت بہت ذہین، باصلاحیت، قوتِ حافظہ میں مضبوط اور ہوشیار ہوتا ہے۔

❁......دینی تعلیم کے اداروں میں علم کے ساتھ تربیت اور اخلاق بھی سکھایا جاتا ہے، یہ طرزِ عمل اسلاف سے ہی چلا آرہا ہے۔جیسا کہ امام سمعانی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مجلس میں پانچ ہزار کے قریب طلبہ شریک ہوا کرتے تھے، جن میں سے پانچ سو ان سے صرف حدیث کا علم سیکھتے جبکہ بقیہ تمام لوگ علم کے ساتھ ساتھ ان سے اخلاق و آداب بھی سیکھتے تھے۔

سير أعلام النبلاء: 11/ 316

❁ ...... بچوں کو بڑوں کا ادب و احترام، رشتوں کا پاس و لحاظ اور حسنِ معاشرت کے اصول و آداب سکھائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائیں، تاکہ انھیں کام کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہو اور بات کرنے کا سلیقہ بھی۔

❁...... دِینی تعلیم حاصل کرنے سے ذِمے داری کا احساس ہوتا ہے، کیونکہ اس میں یہ سبق پڑھایا جاتا ہے کہ ہر شخص ذِمے دار ہے اور وہ روزِ قیامت اپنی ذِمے داری کے متعلق جواب دہ ہوگا۔

❁......شرعی علم کے حصول سے زندگی بامقصد بنتی ہے، کیونکہ اس سے تخلیق انسانیت سے متعلق آگاہی اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ بندہ بے مقصد زندگی کہ بس کھا پی لیا اور شب و روز بسر کر دِیے اور لہو ولعب میں پڑنے سے محفوظ رہتا ہے۔

میڈیا کا مثبت استعمال اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے اصول

☆......بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے چند راہنما اصول درج ذیل ہیں:

آپ بچے سے جس کام کا مطالبہ کرتے ہیں پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوں، بچے کو اچھا ماحول دیں کیونکہ بچے جو دیکھتے سنتے ہیں وہی کرتے ہیں، والدین بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتے ہیں۔ آج کل بچوں کی تربیت میں والدین اور ماحول سے زیادہ سوشل میڈیا (فیس بُک، وَاٹس اَیپ، یُوٹیوب وغیرہ) اثر انداز ہوتے ہیں۔

لہٰذا ضروری ہے کہ بچوں کی ایسی تربیت کی جائے کہ وہ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کریں اور اس کے منفی اثرات سے بچیں۔ میڈیا کے مثبت استعمال اور بچوں کی تربیت کے اصول وآداب یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

①......تقویٰ اور خوفِ الٰہی:

اللہ کا ڈر یا خوفِ الٰہی ایسا ضابطہ اور قانون ہے جو انسان کو ہر حال میں نیکی پر آمادہ کرتا اور برائی سے روکتا ہے، بچوں اور نوجوان نسل کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دی جائے کہ اللہ کریم کن کاموں سے خوش اور کن کاموں سے ناراض ہوتا ہے۔ لہٰذا رضائے الٰہی والے کام کیے جائیں اور نافرمانی کے کاموں سے بچا جائے اور اسی کا نام تقویٰ ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ اس کو ایک مثال سے سمجھیے۔

ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے؟ انھوں نے امیر المؤمنین سے کہا:

((أَمَا سَلَكْتَ طَرِيقًا ذَا شَوْكٍ؟))

”کیا آپ کبھی کانٹوں والے راستے سے گزرے ہیں؟“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں گزرا ہوں، پھر سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیسے گزرتے ہیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((شَمَّرْتُ وَاجْتَهَدْتُ، قَالَ: فَذٰلِكَ التَّقْوٰى))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”میں اپنے کپڑے سمیٹتا ہوا کوشش کرتا ہوں کہ میرا دامن کانٹوں میں نہ الجھ جائے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بس یہی تقویٰ ہے۔“

تفسیر ابن کثیر:164/1

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

”وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی دونوں آنکھیں بہ پڑیں۔“

صحیح البخاری:660

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ [النساء:131]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمھیں بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔“

☆...... ہمیشہ بچوں کے لیے دعا گو رہیں کہ اللہ کریم انھیں صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور نیک لوگوں کی دوستی نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [الفرقان:74]

”اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔“

②......جواب دہی کا احساس اور فکرِ آخرت:

کوئی فرد، معاشرہ، تنظیم اور اہلیانِ اقتدار جتنے ذمہ دار اور آخرت کی جواب دہی میں حساس ہوں گے اتنی ہی ان سے خیر کی توقع کی جاسکتی ہے، کیونکہ ان صفات کے حامل لوگ ہی اپنا ہر قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہیں۔

جب میڈیا کے استعمال اور اس کے ذمہ داران میں آخرت کی زندگی کا یقین اور عقیدہ مستحکم ہو جائے تو وہ برائی سے گریز اور اچھائی کے فروغ کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور خدمتِ انسانیت کا ایک ساتھ حق ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ [مریم:93]

”آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ رحمان کے پاس غلام بن کر آنے والا ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا﴾ [الاسراء:36]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’بیشک کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک، اس کے متعلق سوال ہوگا۔‘‘

③......ہمیشہ سچ کا راستہ اختیار کرو:

ذاتی تعلقات، گھریلو، سماجی اور اجتماعی سطح پر باہمی رابطہ کی بنیاد ہمیشہ سچ پر ہونی چاہیے۔سچائی کی پہلی درس گاہ گھر کا ماحول ہوتا ہے، والدین اپنے بچوں سے ہمیشہ سچ بولیں، سچائی کی تعلیم دیں، اخلاقیات پر خاص توجہ دیں۔ موبائل، کمپیوٹر اور نیٹ استعمال کرتے ہوئے بچوں کو شرعی آداب کا پابند بنائیں۔ بات کہنے میں کبھی جھول اور گول پہلو کی بجائے سیدھی اور کھری بات کہہ دینے میں ہی عافیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴾ [الاحزاب:70]

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔‘‘

☆......آج میڈیا کے دور میں سچ جھوٹ کی پہچان کرنا مشکل ہو گیا ہے، لہٰذا الزام تراشی، بہتان بازی اور تہمت لگا کر عزت اچھالنے اور ہر سنی ہوئی بات پر یقین کرنے سے پہلے اچھی طرح تصدیق کر لیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾ [الحجرات:06]

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔‘‘

☆......سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

’’آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات (بغیر تحقیق) آگے بیان کر دے۔‘‘

صحیح مسلم: 05

④......بچوں کو برائی سے منع کریں:

اخلاقی گراوٹ، نازیبا حرکات، ناشائستہ گفتگو اور خاص طور پر آج میڈیا کے دور میں بچوں کو انٹرنیٹ اور سمارٹ فون کے غلط استعمال سے منع کریں، انھیں نیکی کی ترغیب دیں اور برائی کے متعلق نفرت و بیزاری کا عادی بنائیں۔

☆ ...... حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے کہ اسی دوران خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی تو سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اُس کی طرف اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((وَجعَلَ النَّبِیُّ ﷺ ، یَصرِفُ وَجْهَ الفَضْلِ إِلَی الشِّقِّ الآخَرِ))

''رسول اللہ ﷺ نے سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔''

صحیح البخاری:1513

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))

''جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے تبدیل کرے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے (اسے برا جانے اور بیزار ہو) یہ ایمان کا سب سے کم تر درجہ ہے۔''

صحیح مسلم:49

آن لائن تعلیم اور میڈیا

کورونا وائرس کی عالمی وبا کی وجہ سے جہاں معاشی لحاظ سے زندگی مفلوج ہو گئی ہے، وہاں تعلیمی اعتبار سے بچوں کے لیے سابقہ سال نہایت محرومی کا گزرا ہے۔

موجودہ حالات اور سوشل میڈیا کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں غیر روایتی طریقہ تعلیم یعنی سوشل میڈیا اور آن لائن تدریس کا رجحان بہت زور پکڑ گیا ہے۔جس سے سوشل میڈیا کے درست استعمال کے ساتھ فارغ وقت کو قیمتی بنایا جا سکتا ہے۔

جن اہل علم، سکالرز اور عالمِ اسلام کے جلیل المرتبت مشائخ سے پڑھنا، ملاقات کرنا اور گفتگو وشنید کرنا ناممکن تھا آج سوشل میڈیا اور آن لائن طریقہ تدریس کی بدولت نہایت آسان اور عام ہو گیا ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانہ مبارک میں تعلیم وتربیت کے وہ تمام ذرائع اختیار فرمائے جن سے دعوتِ اسلام چار دانگ عالم اور ہر سو پھیل گئی۔ذرائعِ ابلاغ میں خط وکتابت کا سلسلہ بہت قدیم سے ہے،خود نبی اکرم ﷺ نے نامہ مبارک اور مختلف خطوط لکھوا کر بادشاہوں امراءِ وقت کے نام ارسال فرمائے۔

☆......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو انھیں یہ خط لکھ دیا۔

((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ))

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ زکوٰۃ کا وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ﷺ نے مسلمانوں کے لیے فرض قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا۔''

صحیح البخاری:1454

☆......قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا ذکر ہے، وہ قوم کو اپنی بات سمجھانے کے لیے تقریر کا طریقہ اختیار کرتے تھے۔تحریر کے ذریعہ دور تک اپنی بات پہنچانے کی مثال بھی قرآن مجید میں موجود ہے؛ چنانچہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو خط ہی کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچایا تھا اور ہُدہُد نامی ایک پرندہ نے یہ فریضہ انجام دیا تھا۔[النحل:29]

☆......موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا طاقتور اور مؤثر ذریعہ میڈیا ہے، جس کا مثبت اور منفی دونوں طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔دعوتِ دین اور تعلیم وتعلم کے لیے حالات حاضرہ میں ہر ممکن ذریعہ اختیار کرنا قابلِ تحسین عمل ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مکہ تک دعوت توحید پہنچانے کے لیے اسی قدیم ذریعہ ابلاغ یعنی تقریر کو اختیار کیا ۔قرآن وسنت اور ان سے متعلقہ علوم کی حفاظت، ان کی تعلیم و تدریس کے تسلسل اور انہیں اگلی نسل تک صحیح حالت میں پہنچانے کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کا قرآن کریم اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ رابطہ قائم کرنا اسلامی مدارس کا بنیادی ہدف اور کردار ہے۔

سیدنا عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً))

''میری طرف سے دوسروں تک پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔''

صحیح البخاری:3461

①......مدارس اسلامیہ میں میڈیا کی تعلیم کا رجحان:

موجودہ حالات میں آن لائن تعلیم کی جو اہمیت اور افادیت معلوم ہوئی، شاید اس سے پہلے اس کا احساس تک نہ تھا، سرکاری اور پرائیویٹ سطح پر سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز نے طلبہ کو مختلف اپلی کیشنز کے ذریعے تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔اس کے ساتھ مدارس اور دینی جامعات نے بھی اپنے نصاب کو مکمل کرتے ہوئے طلبہ کے فارغ وقت کو مفید تر بنانے کے لیے آن لائن تعلیم کا آغاز کیا، ناظرہ قرآن مجید، تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی علوم کو پڑھایا گیا، جو کہ کامیاب رہا ہے۔

☆...... پوری دنیا میں بالعموم آن لائن تعلیم وتدریس کا رجحان بڑھا ہے، اس سلسلے میں عالمی سطح پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی مکمل آن لائن، خط وکتابت کورسز اور گھر بیٹھے تعلیم حاصل کرنے کے لیے اوپن فورم ہے۔

☆......آن لائن دینی کورسز کے حوالے سے خواتین کے لیے الہدیٰ انٹرنیشنل ٹرسٹ اسلام آباد، دنیا بھر میں قرآن مجید اور دینی تعلیم کے لیے اوپن فورم ہے، جو کہ انفرادی کوشش کی حد تک بہت بڑی مثال ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......مرووخواتین کے لیے آن لائن ترجمہ قرآن اور شارٹ دینی کورسز کے لیے تنظیم اسلامی بانی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ، کا ایک پورا شعبہ سمع وبصر ہے، جو یہی کورسز کرواتا ہے۔

☆......حالات کی مناسبت سے الحکمہ انٹرنیشنل بھی کالجز ویونیورسٹیز طلبہ کے لیے شارٹ دینی کورسز کا اجرا کرتا رہتا ہے، مثلا: قرآنی عربی گرائمر، اصول حدیث کورس، اصول فقہ کورس، اصول دین کورس، خلاصہ قرآن مجید، اذکارِ نافعہ، آسان دین کورس، اسلامی نظریہ حیات اور آدابِ زندگی کے نام سے مختلف آن لائن کورسز کروا جا چکے ہیں۔ جس کو الحکمہ یوٹیوب چینل پر دیکھا جا سکتا ہے۔

②......سوشل میڈیا کا مثبت استعمال:

(1)......طلبہ، نوجوان نسل، مرد وخواتین اور عام مسلمان دین کی تعلیم واشاعت اور اخلاقی تربیت کے لیے میڈیا کو آسان اور موثر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔

(2)......اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں، شکوک وشبہات اور اعتراضات کا جواب میڈیا کے ذریعے دیا جائے، تاکہ آپ کی آواز دنیا بھر میں پہنچ جائے، یہی میڈیا ان باطل نظریات کی تردید کا موثر ذریعہ بھی ہے۔

(3)......سوشل میڈیا تعلیم کے لیے موثر اور غیر روایتی طریقہ تدریس ہے؛ بالکل اسی طرح جیسے طالب علم ایک کلاس روم میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں، یا اپنے استاذ کے سامنے بیٹھ کر سیکھتے ہیں۔

طالب علم اس ذریعہ اِبلاغ سے بھی علم حاصل کرسکتا اور اپنی صلاحیت کو پروان چڑھا سکتا ہے۔ اب کسی دور دراز دیہات میں بھی طلباء کے لیے اس میڈیا کے ذریعہ مشرق ومغرب کے ماہر اساتذہ سے کسبِ فیض کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

(4)......صحت وعلاج کے شعبہ میں بھی اس سے مدد لی جا سکتی ہے؛ بلکہ لی جا رہی ہے، اس کے ذریعہ ماہر معالجین سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، مثلا: پاکستان میں ایک ڈاکٹر آپریشن کرتے ہوئے کسی دوسرے سنئیر ڈاکٹر کے مشورہ سے مستفید ہوسکتا ہے۔

(5)...... جب پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا، مسلمانوں کے متعلق جھوٹی خبریں بنانے اور پھیلانے میں مصروف ہیں تو سوشل میڈیا کے ذریعہ سچائی کو پیش کرنے اور جھوٹ کی قلعی کھولنے کی اہم خدمت انجام دی جا سکتی ہے؛ تاکہ جھوٹ کو پھیلانے والے آلے کے ذریعے ہی سچ اور حقیقت واضح کی جائے۔

☆......ضرورت اس بات کی ہے کہ سوشل میڈیا کو اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے اور اس کے نقصانات سے نئی نسل کو بچایا جائے؛ کیوں کہ جن ذرائع میں نفع اور نقصان کے دونوں پہلو ہوں، اور ان ذرائع کو بالکل ختم کر دینا ممکن نہ ہو تو اسلامی نقطہ نظر سے اس کے لیے یہی حکم ہے کہ اس کو مفید طریقہ پر استعمال کیا جائے اور نقصان دہ پہلو سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بچا جائے۔ جس طرح چاقو سے کسی جانور کو حلال طریقہ پر ذبح کرنے میں استعمال بھی ہوسکتا ہے اور کسی مریض کے آپریشن میں بھی استعمال ہوسکتا ہے، وہی چاقو ارادہ قتل سے کسی بے قصور کے سینہ میں پیوست بھی کیا جاسکتا ہے، تو ہمارے لیے یہی راستہ ہے کہ ہم چاقو کے صحیح استعمال کی تربیت کریں۔

③......سوشل میڈیا کا منفی استعمال:

(1)......میڈیا جھوٹی خبریں پھیلانے کا ایک بڑا نیٹ ورک بن گیا ہے اور اکثر باتیں بغیر تحقیق کے شیئر کر دی جاتی ہیں، جب کہ اسلام نے ہمیں جھوٹ بولنے، ہر سنی ہوئی بات نقل کرنے اور بلا تحقیق بات کہنے سے منع کیا ہے۔

(2)......جھوٹی خبروں کے علاوہ غیبت کرنے، کوتاہیوں کو طشت از بام کرنے، یہاں تک کہ میڈیا بہتان بازی، تہمت لگانے، گالم گلوچ اور اخلاقی گراوٹ کا ذریعہ بن گیا ہے۔

(3) ......میڈیا کو نفرت کی آگ بھڑکانے، تفرقہ بازی اور مسلمانوں کے درمیان مسلکی اختلافات کو بڑھاوا دینے کے لیے منفی استعمال کیا جا رہا ہے، جس میں دشمن عناصر ملوث اور کسی حد تک کامیاب بھی ہیں۔

(4) ......میڈیا کا سب سے منفی پہلو فحاشی کی اشاعت اور بے حیائی کی ترویج ہے، جو چیز انسان کو اپنی خلوت میں گوارہ نہیں، وہ یہاں ہر عام و خاص کے سامنے ہے۔ سوشل میڈیا اخلاقی اقدار کے لیے تباہ کن اور شرم وحیاء کے لیے زہر ہلاہل سے کم نہیں۔ افسوس! حکومتیں ایسے فحش مواد کو بند کرنے اور ایسے افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے متحرک نہیں۔

میڈیا کے منفی پہلوؤں کے علاوہ اس کے بہت سے مثبت اور مفید پہلو بھی ہیں، بشرط کہ اس کا اسلامی نقطہ نظر سے جائز استعمال کیا جائے۔

④......دینی تعلیم اور اہلِ علم کو درپیش چیلنجز، آراء وتجاویز:

عصری تقاضوں سے ہم آہنگ نصابِ تعلیم میں جزوی طور پر تبدیلی حالات کی ضرورت اور تقاضہ ہے۔ بنیادی عقائد ونظریات پر مشتمل درسی نصاب کو اُسی طرح رہنے دیا جائے اور عصری مضامین کو شامل نصاب کیا جائے، تاکہ معاشرہ کی ضرورت کے مطابق دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ افراد اصلاح وفلاح کا بیڑا اٹھا سکیں۔

☆......دینی مدارس کو درپیش بڑا چیلنج عالمی میڈیا اور ذرائع ابلاغ ہیں۔ ان کی کردار کشی کی مہم منظم اور مربوط شکل میں چلائی جا رہی ہے اور مدارس کی ایسی مکروہ تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جا رہی ہے جو حقیقت کے منافی اور انتہائی نفرت انگیز ہے۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے امیج کو صحیح بنانے کے لیے علماء کرام عالمی میڈیا تک رسائی حاصل کریں اور اپنے موقف، خدمات اور عزائم سے دنیا کو باخبر کرنے کے لیے میڈیا اور لابنگ کے تمام ممکنہ ذرائع اختیار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے کو ترجیح دیں۔

☆......طلبہ کی نئی جہات اور موجودہ چیلنجز کے مطابق افراد سازی کی جائے، طلبہ کی نفسیات کے مطابق تخصص کے ادارے قائم کیے جائیں، تحقیقی مزاج کو رواج دیا جائے، مناظرانہ اور جدال کے طریقہ کو ترک کر دیا جائے۔

☆......کمپیوٹر، جدید اسلامک سافٹ ویئر اور میڈیا سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ کار لازمی طور پر شامل نصاب کیا جائے، بدلتے حالات کے ساتھ کچھ کچھ چیزوں کے فوائد سامنے رکھ کر مدارس اسلامیہ کو اپنا نصاب ترتیب دینا چاہیے ۔تاکہ فارغ التحصیل طلبہ کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مناسب روزگار کے مواقع میسر آسکیں۔

خلاصہ جمعہ

بعنوان

تعلیم میں میڈیا کا کردار

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور:15]

میڈیا دو دھاری دار تلوار کی مانند ہے، یہ اسلامی افکار ونظریات کو پھیلانے کا وسیلہ بھی ہے اور باطل خیالات کو عام کرنے کا ذریعہ بھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کے مقاصد اور مثبت استعمال کو مدّنظر رکھا جائے، ایسا نصب العین متعین کیا جائے جو اخلاقا درست ہو اور شرعاً جائز بھی۔ آج ایسے میڈیا کی ضرورت ہے جس سے رب کریم کا یہ قانون نافذ ہو۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾ [الحجرات:06]

آج کے ارباب میڈیا اور نوجوان نسل کو صداقت، امانت اور دیانت کا سبق یاد دلانے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہایت اہمیت کا حامل ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴾ [الاحزاب:70]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔''

شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

تعلیم کی اہمیت وضرورت

❀......علم کی اہمیت اور مستقل ضرورت کے پیش نظر سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ))

[صحیح] سنن ابن ماجه: 224

❀......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ))

[حسن] سنن ابن ماجه: 3843

❀......امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس چیز کے ذریعے بھی رضائے الٰہی مطلوب ومقصود ہو'' سے مراد علم نافع ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی قربت اور خوشنودی تلاش کی جاتی ہے۔

جامع العلوم والحکم: 2/ 199

......علمِ نافع کے فضائل اور ثمرات:

علمِ نافع کے فضائل اور ثمرات سے متعلق چند احادیث ملاحظہ کیجیے:

❀......سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ))

[صحیح] سنن أبی داود: 3641 ۔ سنن الترمذی: 2682 ۔ سنن ابن ماجه: 223

......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ الْخَيرِ ، حَتّٰى نِيْنَانُ الْبَحْرِ))

[صحیح] صحیح الجامع: 3343 ۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 1852

❀...... سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ))

[حسن] سنن ابن ماجہ: 240

......فضائلِ علم سے متعلق اقوالِ سلف:

۞......سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

((اَلْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ))

فهارس لسان العرب: 1/ 320

۞......سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَثَلُ الْعُلَمَاءِ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، يُهْتَدٰى بِهَا))

أخلاق العلماء للآجری: 29

۞......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ))

مدارج السالکین: 2/ 470

بچوں کی دینی تعلیم وتربیت

❁ ...... بنیادی تعلیم کی ابتداء قرآنِ کریم سے کرنے کی وجہ سے بچے کا ذہن کھلتا ہے؛ جو دیگر تعلیم کے لیے بہت کارگر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔مشاہدہ ہے کہ قرآنِ کریم کا حافظ بچہ دیگر بچوں کی نسبت بہت ذہین، باصلاحیت، قوتِ حافظہ میں مضبوط اور ہوشیار ہوتا ہے۔

❁ ...... بچوں کو بڑوں کا ادب و احترام، رِشتوں کا پاس و لحاظ اور حسنِ معاشرت کے اصول و آداب سکھائے جائیں، تاکہ انھیں کام کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہو اور بات کرنے کا سلیقہ بھی۔

❁ ...... دِینی تعلیم حاصل کرنے سے ذِمے داری کا احساس ہوتا ہے، کیونکہ اس میں یہ سبق پڑھایا جاتا ہے کہ ہر شخص ذِمے دار ہے اور وہ روزِ قیامت اپنی ذِمے داری کے متعلق جواب دہ ہوگا۔

میڈیا کا مثبت استعمال اور بچوں کی تعلیم وتربیت کے اصول

☆......بچوں کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے چند راہنما اصول درج ذیل ہیں:

آپ بچے سے جس کام کا مطالبہ کرتے ہیں پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوں، بچے کو اچھا ماحول دیں کیونکہ بچے جو دیکھتے سنتے ہیں وہی کرتے ہیں، والدین بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتے ہیں۔لہٰذا ضروری ہے کہ بچوں کی ایسی تربیت کی جائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ وہ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کریں اور اس کے منفی اثرات سے بچیں۔ میڈیا کے مثبت استعمال اور بچوں کی تربیت کے اصول وآداب یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

①......تقویٰ اور خوفِ الٰہی:

تقویٰ کیا ہے؟ اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔

ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے؟ انھوں نے امیر المؤمنین سے کہا:

((أَمَا سَلَكْتَ طَرِيقًا ذَا شَوْكٍ؟))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں گزرا ہوں، پھر سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیسے گزرتے ہیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((شَمَّرْتُ وَاجْتَهَدْتُ ، قَالَ: فَذٰلِكَ التَّقْوٰى))

تفسیر ابن کثیر:164/1

☆......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

صحيح البخاری:660

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ [النساء:131]

☆...... ہمیشہ بچوں کے لیے دعا گو رہیں کہ اللہ کریم انھیں صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور نیک لوگوں کی دوستی نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [الفرقان:74]

②......جواب دہی کا احساس اور فکرِ آخرت:

جب میڈیا کے استعمال اور اس کے ذمہ داران میں آخرت کی زندگی کا یقین اور عقیدہ مستحکم ہو جائے تو وہ برائی سے گریز اور اچھائی کے فروغ کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور خدمتِ انسانیت کا ایک ساتھ حق ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ [مریم:93]

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:36]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

③......ہمیشہ سچ کا راستہ اختیار کرو:

سچائی کی پہلی درس گاہ گھر کا ماحول ہوتا ہے، والدین اپنے بچوں سے ہمیشہ سچ بولیں، سچائی کی تعلیم دیں، اخلاقیات پر خاص توجہ دیں۔ موبائل، کمپیوٹر اور نیٹ استعمال کرتے ہوئے بچوں کو شرعی آداب کا پابند بنائیں۔ بات کہنے میں کبھی جھول اور گول پہلو کی بجائے سیدھی اور کھری بات کہہ دینے میں ہی عافیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴾ [الاحزاب:70]

☆......آج میڈیا کے دور میں سچ جھوٹ کی پہچان کرنا مشکل ہوگیا ہے، لہٰذا الزام تراشی، بہتان بازی اور تہمت لگا کر عزت اچھالنے اور ہر سنی ہوئی بات پر یقین کرنے سے پہلے اچھی طرح تصدیق کرلیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾ [الحجرات:06]

☆......سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای:

((بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

صحيح مسلم: 05

④......بچوں کو برائی سے منع کریں:

اخلاقی گراوٹ، نازیبا حرکات، ناشائستہ گفتگو اور خاص طور پر آج میڈیا کے دور میں بچوں کو انٹرنیٹ اور سمارٹ فون کے غلط استعمال سے منع کریں، انھیں نیکی کی ترغیب دیں اور برائی کے متعلق نفرت و بیزاری کا عادی بنائیں۔

☆...... حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے کہ اسی دوران خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی تو سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اُس کی طرف اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی۔

((وَجعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَصْرِفُ وَجْهَ الفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ))

صحيح البخاری:1513

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))

صحيح مسلم:49

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آن لائن تعلیم اور میڈیا

موجودہ حالات اور سوشل میڈیا کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں غیر روایتی طریقہ تعلیم یعنی سوشل میڈیا اور آن لائن تدریس کا رجحان بہت زور پکڑ گیا ہے۔جس سے سوشل میڈیا کے درست استعمال کے ساتھ فارغ وقت کو قیمتی بنایا جا سکتا ہے۔

جن اہل علم، سکالرز اور عالمِ اسلام کے جلیل المرتبت مشائخ سے پڑھنا، ملاقات کرنا اور گفتگو وشنید کرنا ناممکن تھا آج سوشل میڈیا اور آن لائن طریقہ تدریس کی بدولت نہایت آسان اور عام ہو گیا ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانہ مبارک میں تعلیم وتربیت کے وہ تمام ذرائع اختیار فرمائے جن سے دعوتِ اسلام چار دانگ عالم اور ہر سو پھیل گئی۔ذرائعِ ابلاغ میں خط وکتابت کا سلسلہ بہت قدیم سے ہے،خود نبی اکرم ﷺ نے نامہ مبارک اور مختلف خطوط لکھوا کر بادشاہوں امراءِ وقت کے نام ارسال فرمائے۔

☆......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو انھیں یہ خط لکھ دیا۔

((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ))

صحیح البخاری:1454

☆......قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا ذکر ہے، وہ قوم کو اپنی بات سمجھانے کے لیے تقریر کا طریقہ اختیار کرتے تھے۔تحریر کے ذریعہ دور تک اپنی بات پہنچانے کی مثال بھی قرآن مجید میں موجود ہے؛ چنانچہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو خط ہی کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچایا تھا اور ہُد ہُد نامی ایک پرندہ نے یہ فریضہ انجام دیا تھا۔[النحل:29]

قرآن وسنت اور ان سے متعلقہ علوم کی حفاظت، ان کی تعلیم وتدریس کے تسلسل اور انہیں اگلی نسل تک صحیح حالت میں پہنچانے کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کا قرآن کریم اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ رابطہ قائم کرنا اسلامی مدارس کا بنیادی ہدف اور کردار ہے۔

سیدنا عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً))

صحیح البخاری:3461

①......مدارس اسلامیہ میں میڈیا کی تعلیم کا رجحان:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پوری دنیا میں بالعموم آن لائن تعلیم وتدریس کا رجحان بڑھا ہے، اس سلسلے میں عالمی سطح پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی مکمل آن لائن، خط وکتابت کورسز اور گھر بیٹھے تعلیم حاصل کرنے کے لیے اوپن فورم ہے۔

☆......آن لائن دینی کورسز کے حوالے سے خواتین کے لیے الہدیٰ انٹرنیشنل ٹرسٹ اسلام آباد، دنیا بھر میں قرآن مجید اور دینی تعلیم کے لیے اوپن فورم ہے، جو کہ انفرادی کوشش کی حد تک بہت بڑی مثال ہے۔

☆......مرد وخواتین کے لیے آن لائن ترجمہ قرآن اور شارٹ دینی کورسز کے لیے تنظیم اسلامی بانی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ، کا ایک پورا شعبہ سمع وبصر ہے، جو یہی کورسز کرواتا ہے۔

☆......حالات کی مناسبت سے الحکمہ انٹرنیشنل بھی کالجز و یونیورسٹیز طلبہ کے لیے شارٹ دینی کورسز کا اجرا کرتا رہتا ہے، مثلا: قرآنی عربی گرائمر، اصول حدیث کورس، اصول فقہ کورس، اصول دین کورس، خلاصہ قرآن مجید، اذکارِ نافعہ، آسان دین کورس، اسلامی نظریہ حیات اور آدابِ زندگی کے نام سے مختلف آن لائن کورسز کروا جا چکے ہیں۔ جس کو الحکمہ یوٹیوب چینل پر دیکھا جا سکتا ہے۔

②......سوشل میڈیا کا مثبت استعمال:

(1)......طلبہ، نوجوان نسل، مرد وخواتین اور عام مسلمان دین کی تعلیم واشاعت اور اخلاقی تربیت کے لیے میڈیا کو آسان اور موثر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔

(2)......اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں، شکوک وشبہات اور اعتراضات کا جواب میڈیا کے ذریعے دیا جائے، تاکہ آپ کی آواز دنیا بھر میں پہنچ جائے، یہی میڈیا ان باطل نظریات کی تردید کا موثر ذریعہ بھی ہے۔

(3)......سوشل میڈیا تعلیم کے لیے موثر اور غیر روایتی طریقہ تدریس ہے؛ بالکل اسی طرح جیسے طالب علم ایک کلاس روم میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں، یا اپنے استاذ کے سامنے بیٹھ کر سیکھتے ہیں۔

طالب علم اس ذریعہ اِبلاغ سے بھی علم حاصل کرسکتا اور اپنی صلاحیت کو پروان چڑھا سکتا ہے۔ اب کسی دور دراز دیہات میں بھی طلباء کے لیے اس میڈیا کے ذریعہ مشرق ومغرب کے ماہر اساتذہ سے کسبِ فیض کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

(4)......صحت وعلاج کے شعبہ میں بھی اس سے مدد لی جا سکتی ہے؛ بلکہ لی جا رہی ہے، اس کے ذریعہ ماہر معالجین سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، مثلا: پاکستان میں ایک ڈاکٹر آپریشن کرتے ہوئے کسی دوسرے سنیئر ڈاکٹر کے مشورہ سے مستفید ہوسکتا ہے۔

(5)...... جب پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا، مسلمانوں کے متعلق جھوٹی خبریں بنانے اور پھیلانے میں مصروف ہیں تو سوشل میڈیا کے ذریعہ سچائی کو پیش کرنے اور جھوٹ کی قلعی کھولنے کی اہم خدمت انجام دی جا سکتی ہے؛ تاکہ جھوٹ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو پھیلانے والے آلے کے ذریعے ہی سچ اور حقیقت واضح کی جائے۔

☆......ضرورت اس بات کی ہے کہ سوشل میڈیا کو اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے اور اس کے نقصانات سے نئی نسل کو بچایا جائے؛ کیوں کہ جن ذرائع میں نفع اور نقصان کے دونوں پہلو ہوں، اور ان ذرائع کو بالکل ختم کر دینا ممکن نہ ہو تو اسلامی نقطہ نظر سے اس کے لیے یہی حکم ہے کہ اس کو مفید طریقہ پر استعمال کیا جائے اور نقصان دہ پہلو سے بچا جائے۔ جس طرح چاقو سے کسی جانور کو حلال طریقہ پر ذبح کرنے میں استعمال بھی ہوسکتا ہے اور کسی مریض کے آپریشن میں بھی استعمال ہوسکتا ہے، وہی چاقو ارادہ قتل سے کسی بے قصور کے سینہ میں پیوست بھی کیا جاسکتا ہے، تو ہمارے لیے یہی راستہ ہے کہ ہم چاقو کے صحیح استعمال کی تربیت کریں۔

③......سوشل میڈیا کا منفی استعمال:

(1)......میڈیا جھوٹی خبریں پھیلانے کا ایک بڑا نیٹ ورک بن گیا ہے اور اکثر باتیں بغیر تحقیق کے شیئر کر دی جاتی ہیں، جب کہ اسلام نے ہمیں جھوٹ بولنے، ہر سنی ہوئی بات نقل کرنے اور بلا تحقیق بات کہنے سے منع کیا ہے۔

(2)......جھوٹی خبروں کے علاوہ غیبت کرنے، کوتاہیوں کو طشت از بام کرنے، یہاں تک کہ میڈیا بہتان بازی، تہمت لگانے، گالم گلوچ اور اخلاقی گراوٹ کا ذریعہ بن گیا ہے۔

(3)......میڈیا کو نفرت کی آگ بھڑکانے، تفرقہ بازی اور مسلمانوں کے درمیان مسلکی اختلافات کو بڑھاوا دینے کے لیے منفی استعمال کیا جارہا ہے، جس میں دشمن عناصر ملوث اور کسی حد تک کامیاب بھی ہیں۔

(4)......میڈیا کا سب سے منفی پہلو فحاشی کی اشاعت اور بے حیائی کی ترویج ہے، جو چیز انسان کو اپنی خلوت میں گوارہ نہیں، وہ یہاں ہر عام و خاص کے سامنے ہے۔ سوشل میڈیا اخلاقی اقدار کے لیے تباہ کن اور شرم و حیاء کے لیے زہر ہلاہل سے کم نہیں۔ افسوس! حکومتیں ایسے فحش مواد کو بند کرنے اور ایسے افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے متحرک نہیں۔

میڈیا کے منفی پہلوؤں کے علاوہ اس کے بہت سے مثبت اور مفید پہلو بھی ہیں، بشرط کہ اس کا اسلامی نقطہ نظر سے جائز استعمال کیا جائے۔

④......دینی تعلیم اور اہلِ علم کو درپیش چیلنجز، آراء وتجاویز:

عصری تقاضوں سے ہم آہنگ نصابِ تعلیم میں جزوی طور پر تبدیلی حالات کی ضرورت اور تقاضہ ہے۔ بنیادی عقائد و نظریات پر مشتمل درسی نصاب کو اُسی طرح رہنے دیا جائے اور عصری مضامین کو شامل نصاب کیا جائے، تاکہ معاشرہ کی ضرورت کے مطابق دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ افراد اصلاح و فلاح کا بیڑا اٹھا سکیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆...... دینی مدارس کو درپیش بڑا چیلنج عالمی میڈیا اور ذرائع ابلاغ ہیں۔ان کی کردارکشی کی مہم منظّم اور مربوط شکل میں چلائی جا رہی ہے اور مدارس کی ایسی مکروہ تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جا رہی ہے جو حقیقت کے منافی اور انتہائی نفرت انگیز ہے ۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے امیج کو صحیح بنانے کے لیے علماء کرام عالمی میڈیا تک رسائی حاصل کریں اور اپنے موقف، خدمات اور عزائم سے دنیا کو باخبر کرنے کے لیے میڈیا اور لابنگ کے تمام ممکنہ ذرائع اختیار کرنے کو ترجیح دیں۔

☆......طلبہ کی نئی جہات اور موجودہ چیلنجز کے مطابق افراد سازی کی جائے،طلبہ کی نفسیات کے مطابق تخصص کے ادارے قائم کیے جائیں، تحقیقی مزاج کو رواج دیا جائے،مناظرانہ اور جدال کے طریقہ کو ترک کر دیا جائے۔

☆......کمپیوٹر، جدید اسلامک سافٹ ویئر اور میڈیا سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ کار لازمی طور پر شامل نصاب کیا جائے، بدلتے حالات کے ساتھ کچھ کچھ چیزوں کے فوائد سامنے رکھ کر مدارس اسلامیہ کو اپنا نصاب ترتیب دینا چاہیے ۔تاکہ فارغ التحصیل طلبہ کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مناسب روزگار کے مواقع میسر آسکیں۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
03034125519	03017138746	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com